إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ تحریک جدید نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۳	مورخہ ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۷۰

خطبۂ جمعہ

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق جماعت کو انتباہ

مطالبات کو پورا کرنے پر زمانہ تمہیں کامیابی عطا کریگا یا نافرمانی کرنے پر ذلیل کر کے بتا دیگا کہ یہ مطالبات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ابراہیم کی آیت وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا فاوحی الیھم ربھم لنھلکن الظالمین تلاوت کی اور پھر فرمایا:-

میں نے بار بار

جماعت کو توجہ

دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ان مشکلات اور ابتلاؤں کے لئے تیار کریں۔ جو مستقبل میں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آرام یا آرام تو نہیں کہنا چاہیئے۔ آرام طلبی جو موجودہ طرز رہائش کی وجہ سے دنیا میں خصوصاً ہندوستانیوں میں پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے اکثر دوست اس بات کی جو میں کہتا ہوں۔ اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اور اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کے لئے آمادہ و تیار نظر نہیں آتے۔ میں اپنی جماعت کے متعلق تو یہ نہیں سمجھتا۔ کہ ایسا ہو لیکن بعض دفعہ بدقسمتی سے انسان کی آنکھیں ایسی بند ہو جاتی ہیں۔ کہ وہ

نتائج اور انجام سے غافل

ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مصیبت آکر اسے پکڑ لیتی ہے ہزاروں بادشاہتیں اور حکومتیں اسی طرح تباہ ہو گئیں کہ ان بادشاہتوں۔ اور حکومتوں والے اپنے خیال میں اس

یقین اور اطمینان

سے بیٹھے رہے۔ کہ کوئی دشمن ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ہندوستان میں انگریزوں کا تسلط

اسی رنگ میں ہوا۔ یہاں کے حکمرانوں کو انہوں نے آپس میں لڑا دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا رہا۔ کہ ہم اپنے دشمن کو مار رہے ہیں۔ اور کسی نے بھی یہ خیال نہ کیا۔ کہ اپنے آپ کو مار رہے ہیں۔ ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کو ہم نے فتح نہیں کیا۔ بلکہ ہندوستانیوں نے ہندوستان کو ہمارے لئے فتح کیا۔

سارے ہندوستان میں صرف ایک شخص تھا۔ جس نے اس حقیقت کو سمجھا اور دوسروں کو آگاہ کیا۔ اور ہوشیار کیا۔ مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی۔ اور اس کی آواز بالکل رائیگاں گئی۔ یہاں تک کہ ملک ہاتھ سے نکل گیا۔ اور بعد میں

افسوس سے ہاتھ ملنے لگے۔

انگریز بھی خوب سمجھتے ہیں۔ کہ درحقیقت وہی ایک شخص تھا۔ جس نے ان کی تدبیر کو سمجھا۔ کیونکہ ان کے دلوں میں اس کا اتنا بغض ہے۔ کہ وہ اس کے نام پر اپنے کتوں کا نام رکھتے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے۔ کہ

گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے والے بچے بھی جب کسی کو چڑانا چاہتے ہیں۔ تو اسے کتا کہنے کے بجائے ٹیپو ٹیپو کہکر پکارتے ہیں۔

اور ان کو معلوم نہیں۔ کہ ہندوستان میں صرف وہی ایک بادشاہ تھا۔ جس نے اس خطرہ کو سمجھا۔ جو یہاں اسلامی حکومت کو پیش آنے والا تھا۔ وہی تھا جس نے غیرت دکھائی۔ اور غیرت پر جان قربان کر دی۔

سلطان ٹیپو

نے جب انگریزوں کے بڑھتے ہوئے تسلط کو دیکھا (ٹیپو اس کا نام نہیں۔ بلکہ جس طرح پنجابی میں بعض لوگوں کے نام کے ساتھ کوئی لفظ ہوتا ہے۔ جیسے اس کی ال کہا جاتا ہے اسی طرح ٹیپو ال تھی) تو اس نے چاروں طرف مسلمانوں کو خطوط لکھے۔ کہ اسلامی عظمت کا نشان مٹ رہا ہے آؤ اکٹھے ہو جاؤ تا اسے بچایا جا سکے۔ اس نے ایک طرف ایران کی حکومت کو لکھا۔ تو دوسری طرف افغانستان کی سلطنت کو۔ پھر اس نے ترکوں کو بھی لکھا۔ اور اس کے پہلو میں نظام کی جو حکومت تھی۔ اسے بھی متوجہ کیا۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ یہ مت سمجھو کہ میں اپنی عظمت چاہتا ہوں۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو۔ تو میں تمہارے ماتحت ہو کر لڑنے کو تیار ہوں۔ لیکن خدا کے لئے اور

اسلام کی خاطر

آؤ متحد ہو جائیں۔ مگر جب بدقسمتی آتی ہے۔ تو آنے والے خطرات سے انسان کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اسے موت آ دباتی ہے۔ اس وقت کے نظام نے خیال کیا۔ کہ چونکہ انگریز میرے دوست ہیں۔ اور ان کی مدد سے میں ٹیپو کی حکومت کا خاتمہ کرنے والا ہوں۔ اس لئے ڈر کر اس نے یہ تحریک کی ہے۔ اور ایرانیوں افغانوں اور ترکوں نے خیال کیا۔ کہ ہندوستان میں

اسلامی سلطنت کا خاتمہ

ہونے سے ہمیں کیا نقصان پہونچ سکتا ہے آخر اس بندۂ خدا نے اکیلے ہی مقابلہ کیا۔ اور اس مقابلہ میں اس کا آخری فقرہ میں سمجھتا ہوں ایک فقرہ ہے۔ جسے تاریخ کبھی مٹا نہیں سکتی۔ بعض فقرات اپنے اندر ایسے

پاکیزہ جذبات

کو لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ زمانہ کے اثرات اور وقت کا ہاتھ انہیں مٹا نہیں سکتا۔ جس وقت اس قلعہ کی بیرونی فصیل کو توڑ کر جس میں وہ تھا۔ ایک طرف سے انگریز اندر داخل ہوئے۔ یا یوں کہنا چاہئیے کہ بعض غدار افسروں کی مدد سے وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ تو اس کا ایک جرنیل دوڑ کر اس کے پاس پہونچا۔ وہ اس وقت

دو فصیلوں کے درمیان

کھڑا اپنی فوج کو لڑا رہا تھا۔ کہ اسے اس کے جرنیل نے یہ خبر دی۔ کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ آپ ہتھیار رکھ دیں۔ اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیں۔ وہ یقیناً آپ کا اعزاز کریں گے۔ مگر جس وقت سلطان ٹیپو نے یہ سنا۔ کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں اس نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور خود لڑائی میں کود پڑا۔ اس نے کہا۔ کہ گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے

شیر کی ایک گھنٹے کی زندگی بہتر ہوتی ہے

ایک انگریز افسر جو شریف دل رکھتا تھا باوجود اس کے کہ اس کے دشمنوں سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنے تذکرہ اور یادداشت میں بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے متواتر اس کے سامنے یہ بات پیش کی۔ کہ ہم فتح پا چکے ہیں۔ اب تم ہمارے ساتھ کہاں لڑ سکتے ہو۔ بہتر ہے کہ ہتھیار ڈال دو۔ مگر وہ نہ مانا۔ یہاں تک کہ میدان میں ڈھیر ہو گیا۔ یہ اکیلا شخص تھا۔ جس نے ہندوستان کی آئندہ حالت کو سمجھا۔ اور

مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش

کی۔ مگر کوئی اس کی بات کو نہ سمجھا۔ اور اس کے نتائج آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہزاروں غلامیوں کے طوق آج مسلمانوں کے گلے میں پڑے ہیں۔ وہ ایک غلامی کو رو رہے ہیں کہ یہاں انگریزی حکومت ہے حالانکہ ہندوؤں کی حکومت کا طوق بھی ان کی گردن میں ہے۔ سکھوں کی حکومت کا طوق بھی ان کی گردن میں ہے۔

بڑے بڑے تاجروں کی حکومت

کا طوق ہے۔ ساہوکاروں کی حکومت کا طوق ہے ہر جگہ پر جو لوگ غالب ہیں ان کی حکومت کا طوق ہے کوئی پیشہ کوئی فن کوئی ہنر اور کوئی میدان نہیں۔ جس میں انہیں عزت حاصل ہو۔ اور یہ سب نتیجہ اس آواز کے نہ سننے کا ہے۔ جو انہیں وقت پر سنا دی گئی تھی۔ اس وقت مسلمان

بیوقوفی کی جنت

میں بیٹھے رہے۔ جو انہیں دوزخ میں لے گئی۔ انہوں نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے سمجھ لیا۔ کہ اب بلی ان پر حملہ آور نہیں ہو گی۔ لیکن وہ تو تشتت اختلاف اور تفرقہ کا زمانہ تھا۔ لوگوں نے اس بات کو نہ سمجھا اور اختلاف کی رو میں بہ گئے۔ مگر ہماری جماعت کے لئے ویسا زمانہ نہیں۔ ہم نئے نئے متحد ہوئے ہیں۔ اور

فاصبحتم بنعمته اخوانا کا نظارہ

پیش کر رہے ہیں۔ ایسی جماعت کی قلبی اور اندرونی حالت یقیناً اس سے بہتر ہونی چاہیئے۔ اور ہمارے اندر زیادہ بیداری اور ہشیاری ہونی چاہیئے۔

میں نے متواتر توجہ دلائی ہے۔ کہ آئندہ کے خطرات کو محسوس کرو۔ اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اور ان

قربانیوں کی طاقت

اپنے اندر پیدا کرو جن کے نتیجہ میں محفوظ رہ سکو۔ مگر بعینہٖ اس طرح جس طرح ایک افیونی کو جگایا جاتا ہے مگر وہ پھر سو جاتا ہے پھر جگایا جاتا ہے۔ اور پھر سو جاتا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو جگایا جاتا۔ اور ہوشیار کیا جاتا ہے۔ اور وہ قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر سو جاتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کب تک کوئی گلہ پھاڑتا رہے گا اگر یہی حالت رہی۔ تو تم سمجھ سکتے ہو۔ اس کا انجام کیا ہو گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا کے وعدے تمہاری کامیابی کے لئے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے وعدے مشروط

ہوتے ہیں۔ اور اگر انسان ان کا اپنے آپ کو مستحق بنائے۔ تو وہ پورے ہوتے ہیں۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جنگ احد میں کامیابی کے اللہ تعالےٰ کے وعدے نہ تھے۔ پھر کیا صرف دس آدمیوں کی غلطی سے وہ فتح شکست نما ہو گئی تھی۔ پس اگر ایک ہزار میں سے دس کی غلطی فتح کو شکست نما بنا سکتی ہے۔ تو آج تم میں سے

ہزاروں کی غفلت

سے تمہاری فتح شکست نما کیوں نہیں بن سکتی ہمارے لوگ اس بات پر مطمئن ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح

غافل اور تباہ ہونیوالی قومیں

ہوتی ہیں۔ کہ وہ ایک آئینی حکومت کے ماتحت آباد ہیں۔ اور کہ انگریز منصف اور عادل ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک سبق دیا ہے۔ کہ جن انگریزوں پر تم انحصار کر سکتے ہو۔ وہ بھی تمہارے دشمن ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ

ہمارے دوستوں کی آنکھیں ابھی تک نہیں کھلیں

میرے بار بار کے خطبات کے باوجود بعض دوست لکھتے رہتے ہیں۔ کہ ہماری سفارش کر دو۔ حالانکہ آج کل حکومت کے بعض انگریز افسر بھی جماعت احمدیہ کے شدید دشمن ہیں ایسے ہی دشمن ہیں جیسے چوہدری افضل حق صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب۔ ہم پر صریح ظلم کیا جاتا ہے۔ صریح جھوٹ ہمارے متعلق بولا جاتا ہے۔ مگر ایسے افسر کوئی توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کو انگیخت کرتے ہیں۔ مگر ہم میں سے بعض بے حیا ان کو کہتے ہیں۔ کہ ہماری سفارش کر دو۔ مجھے اس وقت حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان بے حیائی میں کتنے کمال تک پہونچ سکتا ہے۔ وہ ان باتوں کو شاید

مبالغہ اور مذاق

سمجھتے ہیں۔ جو باتیں مجھے معلوم ہیں۔ وہ تو بہت بڑی ہیں۔ مگر جتنی میں نے بتائی ہیں ان کا ہزارواں حصہ بھی اگر ایک شخص کے متعلق ثابت ہو۔ تو میں تو موت کو اس کے پاس سفارش کرنے کو ترجیح دوں۔ تمہارے دل میں تو ان باتوں کا اتنا احساس چاہیئے تھا۔ کہ خواہ پھانسی پر لٹکنا پڑتا۔ تمہارے بیوی بچوں کو تمہارے سامنے قتل کر دیا جاتا۔ تو تم اس بات کو زیادہ پسند کرتے بہ نسبت ایسے لوگوں کے پاس سفارش لے جانے کے۔ ایسے افسر تو ہمارے دشمن ہیں۔ مگر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے تو کہا ہے کہ

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بہ پائے مردی ہمسایہ در بہشت

یعنی ہمسایہ کی مدد سے جنت میں جانا دوزخ کے برابر ہے اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس قسم کی مثالیں محدود ہیں۔ نہ ہندوستان کی ساری گورنمنٹیں ایسی ہیں نہ پنجاب گورنمنٹ کے سارے افسر ایسے ہیں۔

سوال تو یہ ہے۔ کہ ایسے وقت میں کون کہسکتا ہے۔ کہ کون کیسا ہے۔ پس ان حالات میں

مناسب یہی ہے کہ انسان غیرت سے کام لے

اسی لئے ہم سفارش نہیں کراتے۔ آج حالت یہ ہے۔ کہ پچھلے دنوں ایک بڑے افسر نے کہا تھا۔ کہ احمدیوں کی بھرتی کی حکومت نے ممانعت نہیں کی۔ اور بعض افسروں نے اعلان کیا تھا۔ کہ سیدوں کی بھرتی منع نہیں ہے۔ مگر میں نے تحقیقات کی ہے۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ یہ حکم بھی ہے۔ کہ سیدوں کو بھرتی نہ کیا جائے۔ اور یہ بھی کہ

احمدیوں کو بھرتی نہ کیا جائے

واللہ اعلم معاملہ کیا ہے۔ اس بڑے افسر کو علم ہی نہ تھا۔ یا اس نے غلط بیانی کی لیکن جب یہ صحیح ہے۔ کہ ایک طبقہ ضرور ہمارا مخالف ہے۔ تو ہمیں چاہیئے۔ دوسروں کے پاس بھی کوئی سفارش نہ لے جائیں۔ جو مخالف نہیں اگر ان کے پاس ہم سفارش کریں۔ تو ممکن ہے وہ کوئی احسان نہ جتائیں۔ مگر مخالف طبقہ ضرور کہیگا۔ کہ ہم نے فلاں وقت تمہارا کام کر دیا۔ تم ہمیں کس طرح اپنا مخالف کہتے ہو۔ اور یہ الفاظ سننے کے لئے کیا تمہاری غیرت تیار ہے۔ بے شک ایسے افسر اور ہیں اور دوست اور۔ مگر ہمیں تو اتنی عقل چاہیئے۔ کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں کیا طعنہ ملے گا۔ بے شک جو انگریز ہمارے دوست ہیں۔ یا حسن ظنی رکھتے ہیں۔ وہ ایسی بات یاد نہیں دلائیں گے۔ اور سمجھیں گے۔ کہ یہ

اچھے شہری

ہیں۔ قانون کے پابند ہیں۔ اور ملک میں امن قائم کرتے ہیں۔ ان کے بھی حقوق ہیں۔ انہیں کیوں تلف کریں۔ مگر وہ حصہ جو جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ دوسروں کے کام کو لے کر ہمارے منہ پر مارے گا۔ اور کہیگا۔ کہ تمہیں یاد نہیں۔ فلاں وقت ہم نے تمہارا فلاں کام کیا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ

جماعت کے بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے

پتہ نہیں۔ ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے۔ اور جس کا میں نے بار بار اپنے خطبات میں ذکر بھی کیا ہے۔ وہ ان سب باتوں کو مبالغہ پر محمول اور تخیل ہی سمجھتے ہیں۔ میں جب یہ حالت دیکھتا ہوں۔ تو اگر یہ منظور ہے تو نہیں کہتا مگر

میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اگر جائز ہو۔ تو خدا تعالیٰ سے کہوں۔ کہ وہ جماعت کے ابتلاؤں کو اور بھی بڑھا دے۔ تا ایسے

دوستوں کے حواس درست ہوں

خدا ابتلاؤں کو اتنا بڑھائے۔ کہ یہ سونے والے بیدار ہو جائیں۔ اور پاگل عقلمند بن جائیں۔ اور وہ سمجھیں۔ کہ یہ تو پھر بھی غیر لوگ ہیں۔ سعدی نے تو کہا ہے۔ کہ ہمسایہ کی مدد سے جنت میں جانا بھی دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ

حکومت کا ابتلاء

اسی وجہ سے آیا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ہمیں بتا دے۔ کہ انگریزی حکومت میں بھی ایسے کل پرزے آسکتے ہیں۔ جو ہمیں نقصان پہنچائیں گو یہ آج تھوڑے ہیں۔ مگر کسی کو کیا معلوم کہ کل زیادہ ہو جائیں۔ اگر آج حکومت پنجاب میں ہیں۔ تو کل حکومت ہند میں بھی ہو سکتے ہیں۔ جو شخص کسی دوسرے کے سہارے پر بیٹھا رہتا ہے۔ اس سے زیادہ احمق اور بے حیا کوئی نہیں ہو سکتا۔ انگریز خواہ کتنے اچھے کیوں نہ ہوں۔ مگر ہم کیوں ان کے سہارے پر رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ لطف لے کر بیان کیا کرتے تھے۔ کہ آپ جب فوت ہوئے۔ اس وقت

اسی سال کے قریب عمر

تھی۔ مگر وفات سے ایک گھنٹہ پہلے آپ پاخانہ کے لئے اٹھے۔ آپ کو سخت تپ تھی۔ اور پاخانہ کے لئے جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں ایک ملازم نے آپ کو سہارا دیا۔ مگر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا۔ اور کہا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد آپ کی وفات ہو گئی۔ تو جب ایک معمولی مومن بھی کسی کا سہارا لینا پسند نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کی خاص جماعت کب ایسا کر سکتی ہے۔ مومن تو ہر ایک ہو سکتا ہے خواہ وہ نبی کے ہزار ہا سال بعد ہو۔ مگر تم میں تو ابھی کئی صحابی موجود ہیں۔ اور تم سب تابعی ہو۔ پھر تم کس طرح یہ پسند کر سکتے ہو۔ کہ کسی کا سہارا لو۔ اور سہارا بھی ان کا جو عیسائی ہیں۔ اور جن کے مذہب کو مٹانے کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔

تمہارا ہاتھ ہمیشہ اونچا ہونا چاہیئے

تم ان کی مدد تو کرو۔ مگر ان کی مدد مت لو۔ ایک اچھے شہری کی طرح تمہارا فرض ہے۔ کہ ملک میں امن قائم کرو۔ اور اگر حکومت کسی مصیبت میں ہو۔ تو اس کی تائید کرو جس طرح تمہارا یہ فرض ہے۔ کہ اگر حکومت رعایا پر ظلم کرے۔ تو رعایا کی مدد کرو۔ مگر تمہارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ بھیک کا ٹھیکرا لے کر اس کے پاس مانگنے جاؤ۔

مومن کی غیرت کا مقام بہت بلند ہوتا ہے

وہ مر جانا پسند کرتا ہے۔ مگر مانگنا پسند نہیں کرتا۔ اور دوسرے کو اپنا سہارا بنانا گوارا نہیں کر سکتا۔ تم کس طرح موحد ہو سکتے ہو جب یہ سمجھو۔ کہ انگریز تمہاری جانیں بچائیں گے اگر تمہاری جانوں کا انحصار انگریزوں پر ہے۔ تو یہ آج بھی نہیں ہیں۔ اور کل بھی نہیں انگریزوں کی حکومت بھی آخر انسانوں کی حکومت ہے۔ جو ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ ابی سینیا کا جو حشر ہوا ہے۔ اس کے بعد خود انگریزی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ

انگریزی حکومت لڑکھڑا رہی ہے

اور شاید یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ انگریزی حکومت کے وزیر اعظم نے یہ کہا ہے۔ کہ میں اپنے نفس میں ذلت محسوس کر رہا ہوں۔

پس آدمیوں پر انحصار رکھنا حماقت ہے

تم اپنے نفسوں میں وہ قوت پیدا کرو۔ کہ کوئی دشمن تم کو ہلاک نہ کر سکے۔ اور ایسی طاقت اول ایمان کی طاقت ہے۔ اور دوسرے اتحاد اور قوت عمل کی۔ انسان جب ایمان لے آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی نہیں مرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ صحابہ کو کس سے عشق ہو سکتا تھا چنانچہ جب آپ فوت ہوئے۔ تو حضرت عمر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے۔ کہ جو کہے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ میں اسے قتل کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر اس وقت باہر گئے ہوئے تھے۔ جب آپ کو خبر ہوئی۔ تو آپ آئے۔ اور اندر گئے۔ جسم [illegible] سے کپڑا اٹھایا۔ ماتھے پر بوسہ دیا۔ اور کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہیں کرے گا

یعنی ایک تو جسمانی موت آئی ہے۔ اس کے ساتھ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کی امت خراب ہو جائے۔ اس کے بعد آپ باہر آئے۔ اور کہا۔ کہ لوگو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں جس طرح تمام پہلے انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات

سنو۔ تم میں سے بعض سمجھتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں یہ شرک ہے اور عبادت ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا۔ میں اسے خبردار کرتا ہوں۔ کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔

ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت

لیکن جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کا معبود زندہ ہے۔ اور کبھی نہیں مر سکتا۔ پس ہم تو ان لوگوں کے قائم مقام ہیں۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑا کرنا جائز نہیں سمجھا۔ ابوبکر نے تو اتنی غیرت دکھائی۔ کہ کہا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان تھے۔ اور فوت ہو چکے ہیں۔ مگر تم میں سے بعض ایسے بے غیرت ہیں۔ کہ سمجھتے ہیں۔ انگریز ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کی حفاظت کریں گے۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو یاد رکھو۔ کہ انگریزی حکومت تو کسی دن جاتی ہی رہے گی۔ مگر ساتھ ہی وہ ایسے لوگوں کو بھی لے ڈوبے گی۔ صرف خدا زندہ ہے۔ اور وہی زندہ رہیگا۔ جس کا وہ سہارا ہے۔ باقی حکومتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے

نقطہ ہائے نگاہ بھی بدلتے رہتے ہیں

مستقبل کا کسی کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ آج سے تین سو سال پہلے کسی کو کیا علم تھا۔ کہ انگریزوں کی حکومت اتنی وسیع ہو جائے گی۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آج سے سو سال بعد ان کی یہ حکومت افسانہ بن کر رہ جائیگی۔ خوب یاد رکھو۔ کہ انگریز بھی تبھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ جب وہ

خدائے واحد سے تعلق

پیدا کریں۔ اور اسی پر توکل کریں۔ اور تم بھی اسی طرح زندہ رہ سکتے ہو۔ زندگی کے سامان سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا کئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ جس طرح پہلی قومیں تباہ ہو گئیں۔ انگریز بھی ہو جائیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اگر یہ جھوٹ اور فریب پر اپنی حکومت کی بنیاد رکھیں گے۔

انصاف کے مقابلہ میں پرسٹیج کا زیادہ خیال

رکھیں گے۔ تو جس طرح روما اور کسریٰ کی عظیم الشان سلطنتیں تباہ ہوئیں۔ یہ بھی تباہ ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ سچ پر قائم ہوں انصاف کریں۔ اور خدا سے تعلق پیدا کر کے اسی پر توکل رکھیں۔ تو انکی یہ پچھلی زندگی ہے۔ اس سے بہت زیادہ لمبی زندگی انہیں مل سکتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ تمہارا سہارا نہیں بن سکتے۔ تم خدا کی جماعت ہو۔ اور خدا کو تمہارے لئے غیرت ہے۔ جس طرح کوئی شخص اپنی بیاہتا بیوی کو کسی غیر کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے پھرتا دیکھے۔ تو اُسے غیرت آتی ہے۔ اسی طرح

خدا کو غیرت آتی ہے جب اس کی جماعت کسی غیر کا سہارا لے

پس انگریز اگر ہمیشہ بھی رہیں۔ تو وہ تمہارا سہارا نہیں بن سکتے ؎

باقی رہے دوسرے دشمن۔ ان کا نقشہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ ان کا بغض ان کے مونہوں سے ظاہر ہو گیا ہے۔ اور جو دلوں میں ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ امرتسر میں احرار کی جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اس میں اس امر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کہ

ہمارا کام

ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنا ہے۔ اور اس کے ساتھ سب احمدیوں کو بھی۔ یہ قد بدت البغضاء من افواھھم ہے لیکن ان کے دلوں میں جو ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نکالینگے کیوں

یہیں پھانسی پر لٹکائینگے

یہ وہ دشمن ہے جو تمہارے گرد گھیرا ڈال رہا ہے۔ روز بروز زیادہ منظم ہو رہا اور طاقت پکڑ رہا ہے۔ چاہے وہ احرار کی صورت میں ہو۔ اور چاہے کسی اور صورت میں ہو۔ شیطان کو اس سے غرض نہیں۔ کہ اس کا نام احرار ہی رہے۔ تمہاری نظر مجلسوں پر ہے۔ اور تم سمجھتے ہو۔ مجلس احرار کو کل جو طاقت حاصل تھی۔ وہ آج نہیں۔ حالانکہ میں نے بار بار کہا ہے۔ کہ

تمہارا مقابلہ احرار سے نہیں شیطان سے ہے

مجھے یاد ہے۔ ہم میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طاقت ٹوٹ گئی ہے۔ مگر اب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کی طاقت زیادہ تھی۔ یا احرار کی۔ اسی طرح اب بعض یہ خیال کر رہے ہیں۔ کہ احرار کی طاقت ٹوٹ گئی ہے۔ اب ہم سو جائیں۔ مگر یاد رکھو

تمہارے لئے سونا مقدر نہیں

ہے۔ تم یا تو جاگو گے۔ یا مرو گے۔ یہ ممکن نہیں کہ لمبی دیر تک سو سکو۔ جب سوؤ گے مرو گے یہ سچائیاں ہیں۔ جو ہر نبی کے زمانہ میں ظاہر ہوئیں۔ قرآن کریم کو پڑھو۔ اس کا ایک ایک لفظ اس کی تصدیق کرے گا۔ پھر کیا تمہیں اس پر بھی اعتبار نہیں۔ کہ سمجھتے ہو۔ تمہارے ساتھ ویسا نہ ہوگا۔ حضرت آدمؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت موسےٰؑ۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسےٰؑ علیہم السلام اور سب سے آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت جو کچھ ہوا۔ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ پیالہ تم کو نہ پینا پڑے۔ وہ ضرور پینا پڑے گا۔ اگر مونہہ سے نہیں پیو گے۔ تو نلکیوں کے ذریعہ نتھنوں کے رستہ پلایا جائے گا۔ اگر اس طرح بھی نہیں پیو گے۔ تو پیٹ چاک کر کے پلایا جائے گا۔

دشمن اس فکر میں ہے کہ تم کو ہندوستان سے نکال دے

اور یہ وہ چیز ہے۔ جس کا اظہار اس کے مونہہ سے ہو گیا۔ اس کے دل میں جو کچھ ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور تم اس خیال میں ہو۔ کہ ایک حکومت ہے۔ جو قانون کی پابند ہے۔ اور وہ

تمہاری حفاظت

کرے گی۔ اس حکومت کے ایک حصہ نے بتا دیا ہے۔ کہ جب وہ بگڑے گی۔ تو قانون بھی مٹ جائے گا۔ بھلا وہ کونسا قانون تھا۔ جس کے ماتحت ایک افسر نے دو سکھ نمبرداروں کو بلا کر یہ کہا کہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ قادیان نے تم کو بلا کر پچاس پچاس روپے دیئے کہ

عیدگاہ کے کیس میں شہادت

بدل دو۔ اور اس طرح انہیں جھوٹ بولنے کی تحریک کی۔ اور ایک دوسرے افسر نے ملاقات کے وقفہ میں صاف لفظوں میں ان کو ایسی گواہی دینے کا مشورہ دیا۔ کیا اس امر کا کروڑواں بلکہ اربواں کھربواں حصہ بھی سچ ہے۔ اور انگریزی حکومت کے بعض افسر اگر اتنا جھوٹ بول سکتے ہیں۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ بعض دوسرے افسر کسی وقت جھوٹ بول کر تمہیں سزائیں نہیں دلوا سکتے۔ جب خدا کسی قوم کو سزا دینا چاہتا ہے۔ تو سب کچھ کرا لیتا ہے۔ اس لئے

اطمینان سے نہ بیٹھو کہ تمہارے سر پر تلوار منڈلا رہی ہے

صرف خدا پر توکل کرو۔ حاکموں کے دل

بھی خدا کے قبضہ میں ہیں۔ وہ چاہے۔ تو انہیں نیک بنا سکتا ہے۔ پس تم یہ مت کہو۔ کہ خدا ہم سے ضرور یوں معاملہ کرے گا۔ بلکہ خدا والے بنو۔ پھر تمہارے لئے امن ہوگا۔ خواہ وہ انگریزوں سے کرا دے۔ خواہ ہندوستان میں آئندہ قائم ہونے والی حکومت کے ذریعہ اور خواہ تمہارے اپنے ہاتھوں سے جو سب سے بہتر ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ

غفلتوں اور سستیوں کو ترک کر دو

میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ جماعت میں آج گزشتہ سال سے دسواں حصہ بھی جوش نہیں جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالےٰ کوئی لٹھ ہی بھیجے۔ تو ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ پچھلے سال لٹھ پڑ رہے تھے۔ تو تم بیدار تھے۔ آج خدا نے ان میں کمی کر دی ہے۔ تو تم پھر سو گئے ہو۔ پچھلے سال تحریک جدید کے دو ماہ کے اندر اندر آمد تحریک سے بھی بڑھ گئی تھی۔ مگر اس سال گو

وعدے زیادہ ہیں۔ مگر آمد دو تہائی ہے

اور اس حساب سے اندازہ ہے۔ کہ سال کے آخر تک ۷۰-۷۵ ہزار آمد ہو گی۔ مگر خرچ کا بجٹ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار ہے ؎

ممکن ہے۔ میں غلطی پر ہوں۔ مگر میرا خیال یہی ہے۔ کہ یہ ادنےٰ ایمان ہے۔ کہ انسان کہہ دے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔ مگر

جو کہتا ہے۔ اور پھر کرتا نہیں۔ وہ مومن نہیں

غدار اور منافق ہے۔ میں نے کئی بار کہا ہے۔ کہ کوئی چندہ مت لکھاؤ۔ جو دے نہ سکو۔ جبری چندوں کے متعلق تو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ زبردستی لئے جاتے ہیں مگر تحریک جدید کے چندہ کے متعلق تو میں نے صاف کہا ہوا ہے کہ جس کی مرضی ہو۔ وہ دے۔ اور جتنا کوئی چاہے۔ دے۔ پھر بھی جو لکھوانے کے باوجود نہیں دیتا۔ وہ یہ بتاتا ہے۔ کہ اُسے دین کی کوئی پروا نہیں وہ صرف نام لکھوا کر واہ وا چاہتا ہے۔ اور یہی بات بڑھتے بڑھتے جنون تک پہنچ جایا کرتی ہے۔ ایک شخص کا مجھے خط آیا ہے۔ کہ گزشتہ سال میں نے اس اس قدر (شائد تیس چالیس) روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ مگر دے کچھ نہیں سکا اس سال میرا وعدہ تین ہزار کا لکھ لیں۔ یہ ایسا mentality اور ذہنیت کا آخری نتیجہ ہے۔ جو انسان کو بے عمل کر دیتی ہے۔

بُرے عمل کا آخری نتیجہ

اس کے بھیانک پن کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ایسا انسان جو وعدہ کرتا ہے۔ مگر پورا نہیں کرتا۔ وہ خدا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ خدا یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ اس نے کتنا دیا۔ بلکہ صرف یہ دیکھے گا۔ کہ وعدہ کتنے کا کیا۔ پھر یہی نہیں۔ کہ لوگوں نے اتنا لکھوایا ہے جو دے نہیں سکتے۔ میں

جماعت کے حالات

سے واقف ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ اگر اپنی ذمہ داری کو سمجھتے۔ تو اس سے دگنا دے سکتے تھے۔ جتنا اب دیا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو زیادہ حصہ لے سکتے تھے۔ مگر کم لیا ہے۔ اور پھر بہت ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی

حیثیت سے تین چار گنا زیادہ

دیا ہے۔ ایسے لوگ یقیناً اپنے عمل کا بدلہ اللہ تعالےٰ سے لیں گے۔ مگر ان کے اعمال ان لوگوں کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔ جنہوں نے کہنے اور وعدہ کرنے کے باوجود حصہ نہیں لیا پنجاب کی ایک بڑی جماعت ہے۔ جس نے پانچ ماہ کے عرصہ میں ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا۔ وعدہ لکھوا کر سو گئے۔ پھر کئی ایسے بھی ہیں۔ جو نہایت غریب ہیں۔ مگر اس عرصہ میں قریباً سارے کا سارا ادا کر چکے ہیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ مال کے پاس ہونے یا نہ ہونے کا سوال نہیں۔ بلکہ

اخلاص کا سوال

ہے۔ بیسیوں ایسے ہیں۔ جن کی رقمیں فہرست میں دیکھ کر مجھے شک ہوتا ہے۔ کہ غلطی سے تو نہیں لکھدی گئیں۔ کیونکہ بظاہر ان سے اتنا دینے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ تو یہ اخلاص کی بات ہے طاقت کی نہیں۔ جتنا ایمان ہو۔ اس کے مطابق کام ہو سکتا ہے۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو نمائندے آئے۔ وہ وعدہ کر کے گئے تھے۔ کہ جاتے ہی اس طرف توجہ کریں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ

ننانوے فیصدی نے کوئی توجہ نہیں کی

یا کم سے کم ان کی توجہ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے ؎

باقی رہیں دوسری قربانیاں ان کا بھی یہی حال ہے۔ ابھی تک میں یہی سنتا ہوں۔ کہ فلاں کی فلاں سے لڑائی ہے۔ حتیٰ کہ نماز بھی الگ پڑھی جاتی ہے۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک جگہ پانچ احمدی ہیں۔ اور پانچوں الگ الگ نماز پڑھتے ہیں۔

میں اس دوست پر حیران تھا۔ کہ وہ انہیں احمدی کس طرح کہتے ہیں۔ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ وہاں

احمدیت کے لئے پانچ کلنک کے ٹیکے

ہیں۔ اور پانچوں ٹکیاں الگ الگ جگہ چھائی ہوئی ہیں۔ احمدی تو بڑا لفظ ہے۔ اس سے ادنےٰ درجہ کا مومن بھی اس قدر بے حیا نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا کی عبادت میں بھی تفرقہ ڈالے۔ میں نے بار بار کہا ہے۔ کہ خدا کی عبادت میں ایسا نہ کرو۔ مگر بعض لوگوں پر کوئی ایسی لعنت برسی ہے۔ کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔

پھر میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ

اپنی اولادوں کو کام کا عادی بناؤ

مگر اس تحریک میں مجھے کئی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ کہ جو اس وجہ سے اولاد سے کام نہیں کراتے۔ کہ گرمی زیادہ ہے بچے مر جائیں گے۔ مگر جب کہا جائے گا۔ کہ جو کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ ان میں اولاد کو داخل کردو۔ تو کہیں گے۔ کہ وہاں گرمی میں کام کرنا پڑتا ہے۔ ہم تو گرم ملک کے رہنے والے ہیں۔ مگر سرد ملک کے رہنے والے انگریز گرمی میں کام کرنے سے نہیں گھبراتے انگلستان میں چھ ماہ تو برف ہی پڑتی رہتی ہے۔ اور گرمیوں میں بھی اتنی سردی ہوتی ہے کہ آدمی ٹھٹھرنے لگتا ہے۔ جب میں وہاں گیا تھا۔ تو سخت گرمی کا موسم تھا۔

حافظ روشن علی صاحب مرحوم

نے گرم پاجامہ پہنا اور کہنے لگے۔ کہ میں نے ہندوستان میں سخت سردیوں کے موسم میں بھی اسے کبھی نہ پہنا تھا۔ مگر ایسے سرد ملک کے رہنے والے لوگ انجنوں پر کام کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ شکایت کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں نے نوکریاں سنبھال لی ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ کیوں نہ سنبھالیں وہ نہیں سنبھالیں گے۔ تو کیا وہ نکمے لوگ سنبھالیں گے۔ جو گرمی گرمی پکارتے ہیں اور اولادوں کو گھروں میں بیکار بٹھائے رکھتے ہیں۔ میں نے الفضل والوں سے کہا تھا۔ کہ وہ

شہروں میں ایجنسیاں

قائم کریں۔ مگر وہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ نوجوان یہ کام نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی کرتا ہے۔ تو روپیہ نہیں دیتا۔ جس قوم کے نوجوان چند پیسے بھی لے کر ادا نہ کریں۔ اور بیکار پھریں۔ کام کے لئے تیار نہ ہوں۔ وہ کب امید کر سکتی ہے کہ زندہ رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

ہے۔ جس سے مخالفت مراد ہیں۔ مگر جماعت کو بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے۔ اور اس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے۔ اس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت ان کا خون نالی میں پڑے۔ ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے۔ جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے۔ اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں۔ بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔ تب میں ان کے نزدیک گیا۔ اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی میرا خدا تمہاری کیا پروا کرتا ہے۔ اگر تم اس کی پرستش نہ کرو۔ اور اس کے حکموں کو نہ سنو۔ میرا یہ کہنا ہی تھا۔ کہ فرشتوں نے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اور کہا کہ تم چیز کیا ہو

گوہ کھانے والی بھیڑیں

ہی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نکمے لوگ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ بھیڑیں تو پھر بھی گوہ کھا کر نجاست کو دور کرتی ہیں۔ لیکن نکما آدمی تو اس سے بھی بدتر ہے۔

پھر میں نے توجہ دلائی ہے۔ کہ

صلح کرو اور آپس میں محبت پیدا کرو

مگر اس کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کی جاتی غرض جماعت کا ایک حصہ بہ حصہ ایسا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ساری کی ساری جماعت ایسی ہے مگر غرباء میں بھی اور امراء میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو ہمارے ملک کے اس عام مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ لوگ وعظ مزے لینے کے لئے سنتے ہیں۔ عمل کے لئے نہیں۔ اگر عمل کے لئے سنتے۔ تو آج تک

ولایت اور سلوک کی کئی منازل

طے کر چکے ہوتے۔ مگر وہ مزے کے لئے سنتے یا اخبار میں پڑھتے ہیں۔ اگر جماعت ان باتوں کی طرف توجہ کرے۔ جو میں بتاتا ہوں۔ تو یقیناً وہ وعدے پورے ہونگے جو اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں۔ اور جو پہلے انبیاء کی جماعتوں کے متعلق پورے ہوئے پہلے ہمیں کہا جاتا تھا۔ کہ جاؤ افغانستان جاؤ۔ ایران جاؤ۔ اور دیکھو۔ وہاں تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ مگر اب اس نئے انتظام کے ماتحت چونکہ خیال ہو گیا ہے۔ کہ حکومت ہندوستانیوں کو مل جائیگی اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ملک سے نکال دیں گے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے۔ کہ انبیاء کے مخالف ہمیشہ ان کو یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ

لنخرجنکم من ارضنا

یعنے ہمیشہ رسولوں کو ان کی کافر قومیں یہ کہتی رہی ہیں۔ کہ ہم تمہیں اس ملک سے نکال دیں گے۔ ورنہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ یہ مماثلت بھی آج احرار نے پوری کر دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ اپنے جیسے پہلے سب لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ

احرار کے مونہہ سے لتعودن نہیں نکلا

بلکہ صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ پکڑ کر سمندر پار کر دیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دی۔ اور فرماتا ہے۔ کہ فاوحیٰ الیھم ربھم لنھلکن الظالمین۔ یعنی یہ کیا نکالیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا سے نکال دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ تبدیلی پیدا کرو۔ جو نبیوں کی جماعتوں کے لئے ضروری ہے۔ یہ تو ابتدائی زینہ ہے۔ جو میں نے بتایا ہے اسے انتہائی سمجھ کر بیٹھ نہ جاؤ۔ اس سے بہت

بڑی بڑی قربانیوں کا نقشہ میرے ذہن میں ہے

اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو اپنے وقت پر میں انہیں بیان کروں گا۔ اور اگر آپ دیانتداری کے ساتھ میری اتباع کریں گے۔ تو جس طرح یہ یقینی بات ہے کہ اس وقت سورج نصف النہار پر ہے۔ اسی طرح فتح یقینی ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی برکتیں کلام سے نازل ہوتی ہیں۔ پہلے اس کے بن جاؤ۔ اسے اپنا رب بنالو۔ پھر اس کی طرف سے تمہیں وحی ہوگی۔ کہ لنھلکن الظالمین۔ یعنی بہت اچھا ہم ان کو مٹا دیں گے۔

حضرت نظام الدین اولیاء کا ایک واقعہ

میں نے کئی بار سنایا ہے۔ وہ بادشاہ کے دربار میں نہیں جایا کرتے تھے۔ مخالفوں نے بادشاہ کو اکسایا۔ کہ یہ اپنی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ بادشاہ ناراض ہوگیا۔ وہ بہار کی طرف جارہا تھا۔ اس لئے اس نے کہا۔ کہ واپس آکر سزا دیں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس آرہا تھا۔ آپ کے مریدوں نے عرض کیا۔ کہ حضور بادشاہ آیا ہی چاہتا ہے۔ کوئی صورت کرنی چاہیئے جس سے وہ سزا نہ دے۔ مگر آپ نے فرمایا۔

ہنوز دلی دور است

وہ اور قریب آیا۔ مریدوں نے پھر توجہ دلائی مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ حتیٰ کہ بادشاہ شہر کے باہر آموجود ہوا۔ اسلامی طریق یہی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ کہ رات کو شہر سے باہر ہی قیام کر کے صبح شہر میں داخل ہوتے۔ اسی کے مطابق بادشاہ نے بھی رات

شہر سے باہر قیام

کیا۔ مرید اور بھی پریشان تھے۔ انہوں نے پھر جا کر عرض کیا۔ کہ کوئی تدبیر کی جائے۔ مگر آپ نے پھر فرمایا۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ رات جشن ہوا۔ بادشاہ کے لڑکے اور دوسرے امراء نے دعوتیں کیں۔ اور ہجوم اتنا ہو گیا۔ کہ چھت گر پڑی۔ اور بادشاہ دب کر مر گیا۔

پس اگر تم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو سچی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور ان باتوں پر غور کرو۔ جو میں بتاتا ہوں اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ تو ضرور کامیاب ہو کر رہو گے

زمانہ مقبیں

نافرمانی کی سزا

یا اتباع کے نتیجہ میں کامیابی دے کرتا دیگا۔ کہ یہ باتیں اللہ تعالے کی طرف سے ہیں۔ اور ایک بھی میری نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ ضروری ہے۔ کہ جو سلوک پہلے انبیاء کی جماعتوں سے ہوا وہ تم سے ہو۔ اور جب تم ان امتحانوں میں پاس ہو جاؤ گے۔ تو

تمہاری فتح بھی یقینی ہو گی

اگر اپنی اصلاح کرو گے۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے برکات نازل ہوں گی۔ اور اگر سستی کرو گے۔ تو انجام جتنا بھیانک ہے وہ میں نے بتا دیا ہے۔ ابھی دشمن جو کہتا ہے ڈرتے ڈرتے کہتا ہے۔ کہ شائد حکومت پکڑ نہ لے۔ مگر پھر بھی وہ کہہ چکا ہے۔ کہ احمدیوں کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ گو حکومت کا رویہ احرار کو پکڑنے والا نہیں۔ بار بار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ خصوصاً اخبار "مجاہد" کی طرف سے۔ تو حکومت نے کانوں میں روئی ٹھونسی ہوئی ہے۔ وہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دجال۔ کذاب۔ شرابی عیاش اور زانی لکھتا ہے لیکن حکومت کو ذرا احساس نہیں حالانکہ ایک قانون ہے۔ جو اس نے خود

بانیان مذاہب کی عزت

کے تحفظ کے لئے بنوایا ہوا ہے۔ وہ کہاں گیا ان حالات میں سوائے اس کے کہ مجاہد اور بعض افسروں میں سمجھوتہ ہے۔ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ دشمن جس قسم کی شرارت کر رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسے بعض افسروں کی انگیخت اور سہارا ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ دینی اصلاح کر کے

اللہ تعالےٰ پر توکل

کریں۔ تو ایسے مجھوتے سب کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائیں گے۔ ایسے بد دیانت حاکموں کو بھی ضرور سزا ملے گی۔ ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی۔ خواہ اللہ تعالیٰ ان سے بڑے افسروں کے ذریعہ ان کو سزا دے یا آسمان سے حکم جاری کرے۔ لیکن اگر ہماری طرف سے سستی اور غفلت ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کی غیرت بھڑکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور وہ انتظار کرے گا۔ جب تک کہ ہم اصلاح نہ کر لیں یا ہماری جگہ کوئی اور قوم نہ کھڑی ہو جائے۔ جب تک ہم اپنے نفسوں میں تبدیلی نہ کریں گے جب تک جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانی کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ سستیوں اور غفلتوں کو ترک نہ کریں گے۔ اس وقت تک کامیابی محال ہے۔ ابھی ایک مقدمہ میرے پاس آیا۔ اور عمر بھر میں میرا یہ

پہلا تجربہ

تھا۔ کہ فریقین کی باتیں اتنی متضاد تھیں۔ کہ ایک ان میں سے ضرور خطرناک جھوٹ بول رہا تھا۔ احمدیوں کے متعلق یہ میرا پہلا مشاہدہ تھا۔ کہ ایک فریق خطرناک جھوٹ بول رہا تھا۔ اور ایک موقعہ پر تو فریقین نے اقرار کر لیا کہ فلاں وقت وہ دونوں جھوٹ بول چکے ہیں۔ پس

جب تک اپنی اصلاح نہ کرو گے عزت نصیب نہیں ہوگی

جب تک آپس میں صلح نہ کرو۔ محبت پیدا نہ کرو محنت کی عادت نہ ڈالو۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی کس طرح امید کر سکتے ہو۔ پس مالی اور جانی قربانیوں کے لئے خود بھی تیار ہو جاؤ اور اولادوں کو بھی قربانی کے لئے تیار کرو۔ ان کو سختی محنت اور مشقت کا عادی بناؤ۔

ایثار اور رحیمانی کی عادت ڈالو

ہماری جماعت کو اس پر اس طرح قائم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر احمدی کوئی بات کہہ دے۔ تو لوگ خاموش ہو جائیں۔ کہ بس یہی سچی ہے۔ یہ دن ہے آؤ۔ پھر دیکھو کس طرح فتح قریب آتی ہے۔ جس طرح خدا تعالےٰ قریب بھی ہے اور دور بھی۔ اسی طرح

مومن کی کامیابی

دور بھی ہوتی ہے اور نزدیک بھی۔ لوگ خدا کو کتنا دور سمجھتے ہیں۔ کہ ساری عمر میں بھی اس تک نہیں پہونچ سکتے۔ مگر وہ اتنا قریب ہے کہ ایک منٹ میں انسان اسے حاصل کر سکتا ہے۔ یہی حال مومن کی کامیابی کا ہے۔ دنیا کو وہ سینکڑوں سالوں میں جا کر حاصل ہوتی ہے۔ مگر مومن جب ارادہ کر لیتا ہے۔ تو فوراً کامیاب ہو جاتا ہے۔ پس

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو دور مت سمجھو

اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کر لو۔ تو گو رات کو آسمان پر بوسیوں کے بادل تمہیں نظر آتے ہوں

تحریک جدید کے مطالبات پر لبیک کہنے والے مخلصین سے ضروری گزارش

اپنے وعدوں کا جلد تر ایفاء کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت سے چندہ تحریک جدید کا خطبہ نمبر احباب کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ چندہ تحریک جدید طوعی و نفلی ہے۔ اور نفلی قربانی ہیں آپ نے اپنی مرضی اور خوشی سے حصہ لیا ہے لیکن یاد رکھیں، نفلی قربانیوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی سے بتایا ہے۔ کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایسا وقت آ جاتا ہے۔ کہ اگر وہ میری طرف ایک قدم چلتا ہے۔ تو میں دو قدم چل کر اس کی طرف آتا ہوں۔ اگر وہ چل کر آتا ہے۔ تو میں دوڑ کر اس کے پاس پہونچتا ہوں۔ پھر ہوتے ہوتے اس قدر میرا قرب اسے حاصل ہو جاتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ کام کرتا ہے۔ اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ تو نفلی قربانیاں ہی ہیں۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں۔ چونکہ یہ چندہ نفلی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ۔ اور آپ نے اخلاص اور محبت کے ساتھ اپنا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ اپنے اس عہد کو پورا کریں گے اور شرح صدر سے لبیک کہتے ہوئے اسے عملی جامہ پہنا سکیں گے۔

چندہ تحریک جدید کا یہ خطبہ نمبر ذیل کے وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے:-

(۱) جن احباب نے قسط وار ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر ان کی بعض قسطیں دسمبر سے اب تک باقی ہیں۔ انہیں اس لئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی بقایا قسطیں ادا کریں بلکہ آئندہ بھی وعدہ کے پورا ہونے تک اپنی قسط برابر ادا کرتے جائیں۔ اگر ایسے دوست اپنے وعدہ کی بقایا رقم یکمشت ادا کریں تو یہ ان کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہے لیکن یکمشت ادا نہ کر سکنے میں یہ ضروری ہے کہ بقایا قسطیں اس خطبہ کے ملنے پر ادا کرنی شروع کر دیں۔ اور آئندہ باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔

(۲) جن احباب کا وعدہ ماہوار قسط دینے کا ہے۔ اور وہ اپنی قسطیں برابر ادا کر رہے ہیں ان کی خدمت میں یہ خطبہ نمبر اس لئے بھیجا جا رہا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی بقیہ قسطوں کی رقم یکمشت ادا کر دیں۔ تو ان کے لئے بھی زیادہ ثواب ہوگا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا مبارک پورا ہوگا۔ کہ احباب اپنی رقوم جلد ادا کریں۔

(۳) جن احباب نے قسط وار ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب تک انہوں نے کوئی قسط ادا نہیں کی۔ اور ان کا خیال ہے کہ یکمشت ہی چندہ ادا کر دیا جائیگا۔ ایسے احباب کی خدمت میں اس لئے خطبہ جمعہ پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ چندہ تحریک جدید کی اشد ترین ضرورت اور اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی رقم یکمشت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ثواب لیں۔ لیکن اگر یکمشت نہ ادا کر سکتے ہوں۔ تو ان کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سال رواں میں سے چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اور اس عرصہ میں وہ کوئی قسط نہیں ادا کر سکے۔ اگر اب بھی وہ قسط وار ہی دے سکتے ہوں۔ تو ان کو ڈبل اقساط کے ذریعہ وعدہ پورا کرنا چاہیئے تا ان کا وعدہ ۳۰ نومبر ۴۵ء تک پورا ہو جائے۔ پس ایسے دوستوں کو ابھی سے ڈبل قسط ادا کرنی چاہیئے۔ تا وہ اپنے وعدہ کے پورا کرنے سے محروم نہ رہیں۔

(۴) جن احباب کا وعدہ ہے کہ چندہ مئی جون یا آئندہ کسی ماہ میں ادا کریں گے۔ ان کی خدمت میں یہ پرچہ اس لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ اور نیکی جس قدر جلدی کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے چونکہ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اور اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو آپ اپنے وعدہ کو بجائے آئندہ وقت میں پورا کرنے کے ابھی پورا کریں۔ تا آپ کو پہلے ادا کرنے کی وجہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو۔ اور مزید برآں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔

(۵) جن احباب کا وعدہ دوران سال میں چندہ ادا کرنے کا ہے۔ یا سال کے آخر میں دینے کا ہے۔ ان کی خدمت میں یہ نمبر اس لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ اس سال کے وعدہ میں

اکثر حصہ ایسے احباب کا ہی ہے۔ اور ایسے احباب میں سے بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ سال رواں میں سے چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اپنے وعدہ کو پورا کیا ہو۔ اس لئے انہیں سب سے زیادہ فکر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے وہ بعض اوقات دے ہی نہیں سکتے۔ بعض دفعہ ان کی ملازمت جاتی رہتی ہے۔ یا آمد کے ذرائع بند ہو جاتے ہیں۔ پس یہ مت خیال کریں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ چاہیئے کہ نیکی میں جلدی کی جائے۔ کام وہی ہے جو ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس خیال میں رہیں کہ ابھی تو مہلت ہے۔ اور ادا کرنے میں وقت باقی ہے۔ لیکن سال کا آخر آنے پر نہ ادا کر سکیں۔ اور اس نیکی سے محروم ہو جائیں۔ پس دوران سال میں چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے احباب یا سال کے آخر میں دینے کا وعدہ کرنے والے احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ پڑھ کر فکر مند ہونا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے عہد کو پورا کرکے ثواب لے سکیں۔

(۸) بعض زمیندار جماعتوں کے افراد کا وعدہ فصل پر دینے کا ہے۔ انہیں خطبہ نمبر اس لئے بھیجا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ اب فصل نکل رہی ہے۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ پیش کرتے وقت عہد کیا تھا۔ کہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ فصل پر پورا کر دیا جائے گا۔ اس لئے ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اس عہد کو پورا کر دیں۔ جو انہوں نے اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اگر کسی دوست کا وعدہ یہ ہو۔ کہ وہ نصف رقم اس فصل پر دیں گے۔ اور نصف رقم دوسری فصل پر۔ تو ایسے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے سالم رقم اپنے وعدہ کی اسی فصل پر ادا کریں اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ میں مجبور ہوں۔ اور مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تو اسے سمجھنا چاہیئے کہ کوئی کامیابی بغیر مشکلات برداشت کرنے کے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی تکلیفوں کے بعد ہی آتی ہے۔ پس ایسے احباب کو اپنے اوپر تنگی جھیل کر اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرکے ثواب حاصل کرنا چاہیئے:

دوستوں کو نفس کے اس مغالطہ میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ سال کے اندر چندہ دینے کی اجازت ہے۔ بےشک سال کے اندر چندہ دینے کی اجازت ہے۔ مگر صرف ان کے لئے جن کے پاس نہ ہو۔ لیکن بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جو باوجود روپیہ پاس ہونے کے اور ادا کر سکنے کے اس لئے نہیں ادا کرتے۔ کہ سال کے اندر ادا کرنے کی اجازت ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ نفس کے اس دھوکا سے بچیں۔ اور روپیہ بلا ضرورت اپنے پاس رکھ کر ثواب کو پیچھے نہ ڈال دیں۔

(۷) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومن اگر مصمم ارادہ کرے۔ کہ میں نے سب سے پہلے اپنے اس عہد کو جو اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے پورا کرنا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس عہد کے پورا کرنے کے لئے جو اس نے اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے کیا ہو۔ توفیق نہ ملے:

پس وعدہ کرنے والے مخلصین کو چندہ تحریک جدید حتی الوسع جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے: فائنشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

جو وار کرتے ہیں تم ان کو وار کرنے دو

از ڈاکٹر منظور احمد صاحب منظور بھیروی

بہار آئی۔ مجھے دلفگار کرنے دو — یہ دل تو کیا ہے مجھے جاں نثار کرنے دو

لگے اسے بھی پتہ عندلیب کے غم کا — صبا کو دامنِ گل تار تار کرنے دو

پکار بلبلِ غمگیں کی رنگ لائے گی — کھلے گا کوئی تو گل انتظار کرنے دو

میں ہوں خدا کا عدو آپ ان سے سمجھے گا — جو وار کرتے ہیں تم ان کو وار کرنے دو

فلک نہ ٹوٹے زمیں شق نہ ہو تو پھر کہنا — مجھے کچھ عرض ذرا حالِ زار کرنے دو

فلک ہے کس کا زمیں کس کی ہے میں دیکھونگا — کہاں وہ جائیں گے ان کو فرار کرنے دو

وہ آخر آئینگے میرے ہی آستانے پر — بہانے کرتے ہیں وہ اب ہزار کرنے دو

گلہ ہے کوئی بھی پھر بھی اگر تو میں جانوں — مجھے تم ان سے ذرا آنکھیں چار کرنے دو

دلِ حزیں مجھے منظورؔ تم دکھانے دو — یہ بزمِ عیش ہے مجھے سوگوار کرنے دو

ایک ظالم احراری کا حملہ ایک احمدی خاتون پر

لدھیانہ ۱۹ مئی۔ آج شام کے قریب محلہ چھاؤنی میں ایک احراری نے ایک پردہ دار احمدی خاتون کو زدوکوب کیا جس کا خاوند بوجہ ملازمت دہلی میں مقیم ہے سنا گیا ہے۔ بچوں کے معمولی جھگڑے کو بہانہ بنایا گیا۔ احمدی خاتون بےہوش ہو کر گر پڑی۔ پولیس میں رپورٹ درج کرا دی گئی ہے۔

یہ اس فتنہ پردازی کا نتیجہ ہے۔ جو احرار کی طرف سے ایک عرصہ سے لدھیانہ میں احمدیوں کے خلاف کی جا رہی ہے۔ اور جو ذمہ دار حکام کے تساہل کی وجہ سے روز بروز زیادہ خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے اور احمدیوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کو خطرہ میں ڈال رہی ہے۔ (نامہ نگار)

فوج کی بھرتی

کمانڈنگ افسر صاحب ۱۵/۱۱ پنجاب رجمنٹ بھرتی کے لئے قادیان آ رہے ہیں۔ احمدی جماعتیں توجہ کریں۔ بھرتی ہونے والے نوجوان پچیس مئی کی شام کو قادیان پہنچ جائیں۔ دوسرے روز علی الصبح ہی معائنہ کیا جائیگا عمر ۲۴ سال سے زائد نہ ہو۔ نظر اور عام صحت اچھی ہو۔ قد پانچ فٹ چھ انچ سے کم نہ ہو۔

نوٹ:۔ جماعت ہائے احمدیہ ہوشیارپور اور جالندھر کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ پچیس تاریخ صبح کو نواں شہر اور ۲۷ تاریخ صبح کو ہوشیارپور میں بھرتی کی جائے گی۔

مرزا شریف احمد قادیان

سنہری موقع

شیخ محمد یوسف صاحب منیجر نور ایجنسی دلی شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے موتی سرمہ جیسی دوا ایجاد کی۔ جو گذشتہ بارہ سال سے جملہ امراض چشم کیلئے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک اس سے ہزاروں افراد فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اسی کارخانہ کی دیگر ادویات بھی جہاں تک بنائی جاتی ہیں۔ نہایت مفید و تسلی بخش ثابت ہوئی ہیں۔

ہمیں اپنے ناظرین کو یہ اطلاع دینے میں خوشی ہے کہ محض پبلک کے تقاضا پر شیخ صاحب نے موتی سرمہ و دیگر ادویات وغیرہ میں ۱۵ مئی تا ۲۸ مئی تک کے لئے نصف قیمت کر کے ہر شخص کو موقع دیا ہے۔ کہ وہ موتی سرمہ اور دیگر ادویات بآسانی خرید سکے اس رعایت کا مفصل اشتہار آپ اسی پرچہ کے صفحہ سولہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر صیغہ اشتہارات)

عید میلاد کا لٹریچر مفت منگا لیجیے

کئی سو اقسام کے پوسٹر اور ہینڈ بل اور پمفلٹ اور کتابیں عید میلاد کے موقع پر مفت تقسیم کرنے کے لئے میرے پاس ہیں جن میں مذہبی اور اصلاحی معلومات کا بڑا ذخیرہ ہے۔ ایک سیر کا پیکٹ آٹھ آنے محصول بھیجنے والے کو مفت بھیج دیا جائے گا۔ اور پانچ سیر کا پارسل ریل کا محصول بھیجنے والے کو بھیج دیا جائے گا۔ حضرت نظام الدین اسٹیشن دہلی سے منگانے والے کے مقام تک جو محصول معلوم ہو۔ وہ ٹکٹ یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیج دیا جائے۔

جو اصحاب یہ اقرار کریں گے کہ وہ پڑھنے سنانے یا مفت تقسیم کے لئے منگاتے ہیں۔ فروخت نہیں کریں گے۔ انہی کو بھیجا جائے گا پتہ:۔ حسن نظامی دفتر میلاد کمیٹی دہلی

مسجد احمدیہ محلہ ریتی چھلہ کیلئے چندہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے محلہ ریتی چھلہ میں ایک وسیع مسجد تعمیر ہو گئی ہے جس کے اخراجات کی ادائیگی اور بقیہ کام کی تکمیل کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے پریذیڈنٹ حلقہ ریتی چھلہ کو مبلغ ۱۰۰ روپیہ کی فراہمی کی اجازت دی جاتی ہے یہ چندہ صرف احباب قادیان سے اور ایسے احباب سے جو قادیان میں سکونت رکھتے ہیں مگر بسلسلہ ملازمت باہر مقیم ہیں۔ وصول کیا جا سکتا ہے۔ چندہ وصول کرنے پر باقاعدہ رسید دی جائے۔ اور آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ضرورت

امیدواروں کی تار اور سٹیشن ماسٹری کے لئے ضرورت ہے الاؤنس اٹھائیس روپیہ۔ کرایہ وردی اور جگہ رہائش بھی مفت۔ قیام واخلہ و قواعد کیلئے آٹھ آنہ روانہ کریں۔ ڈائرکٹر:۔ رائل ٹیلیگراف و ریلوے کالج بمبئی نمبر (۴)

اختناق الرحم

اس کو ڈاکٹری میں ہسٹیریا کہتے ہیں

اور ہندوستان کے توہم پرست لوگ اس مرض کو آسیب یا جن بھوت کا سایہ کہتے ہیں یہ مرض زیادہ تر جوان عورتوں کو ہوتا ہے۔ یہ مرض کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ اس مرض کے لئے ہماری تیار کردہ دوا بفضل خدا اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ اگر مرض نیا ہو تو تین ماہ تک استعمال کافی ہے۔ اور اگر پرانا ہو تو چھ ماہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔ ۲۰ سے ۳۰ روز کے استعمال سے دورہ انشاء اللہ رک جائیگا اس کی مقدار خوراک صرف ایک رتی ہے۔ اور دوا میٹھی ہے۔ منہ میں ڈالنے سے پتہ بھی نہیں لگتا کہ کوئی چیز منہ میں ڈالی گئی ہے یا نہیں۔ اس کی ایک خوراک صبح ایک شام کو کھانا کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے۔ اس سے عام جسمانی کمزوری اور کمی خون بھی دور ہو جاتی ہے اس دوا سے صحت یاب لوگوں کے سارٹیفکیٹ تو بہت ہیں۔ لیکن برادرست قادیان کے ایک احمدی بھائی کا سارٹیفکیٹ جو انہوں نے خوشی سے تحریر کر کے دیا ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مندرجہ ذیل الفاظ میں خداوند کریم کو حاضر و ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں کہ حکیم مولوی نظام الدین صاحب مبلغ کی خدمت شریف میں بطور شکریہ پیش کرتا ہوں۔ میری لڑکی کو ایک مرض تو ہسٹیریا تھا جس کو اطباء تو اختناق الرحم کہتے ہیں۔ یعنی ایک قسم کی غشی کا مرض تھا۔ دوسرا مرض انیمیا تھا جس کو اطباء بحس یا جگر ضعف کہتے ہیں یعنی جسم میں خون کم تھا۔ حکیم صاحب کی دوا تریاق اعظم بعد کچھ مدت لڑکی کو کھلاتا رہا ہوں بفضل خدا لڑکی کو ہر دو مرض سے پوری صحت ہو گئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب نہ ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں۔ اور نہ ہی انیمیا ہے۔ میں حکیم صاحب کا مشکور و ممنون ہوں خاکسار رشید حسن شاہ احمدی ساکن قادیان۔ اس دوا کی قیمت فی تولہ دو روپیہ ہے۔ خط و کتابت کے لئے اردو کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

منشی فاضل ۱۹۳۷ء کی مندرجہ ذیل کتابوں پر عہ فی روپیہ کمیشن ملیگا

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
چہار مقالہ	۶ر	خلاصہ شعر العجم حصہ ۴	۳ر	اسرار فلسفہ خلاصہ تیمور حکمت	۸
ابوالفضل اول و سوم	۱۰ر	خلاصہ شعر العجم حصہ ۵	۳ر	پرندوں کی سیر بینی	
دگلدستہ مرافعہ	۳ر	ترجمہ گلدستہ مرقعہ	۳ر	شرح منطق الطیر	عہ
انتخاب قصائد قاآنی	۸ر	فرہنگ سیاحت نامہ دوم		ترجمہ غزلیات نظیری (تا ردیف ر)	
غزلیات نظیری (تا ردیف ر ا د)	۱۰ر	ترجمہ سیر المتاخرین	۸ر	پرچہ جات منشی فاضل ۱۹۳۵ء	۷
دیوان فرخی	عمر	خلاصہ سیر المتاخرین	عہ ۱۲ر	حل پرچہ جات ۱۹۳۲ء	۵
رباعیات باباطاہر مع ترجمہ	۱۲ر	ترجمہ دیوان فرخی	۸ر	" " ۱۹۳۳ء	۵
رباعیات ابوسعید ابوالخیر	۶ر	خلاصہ تاریخ وصاف	عہ ۱۲ر	" " ۱۹۳۴ء	۵
سیر المتاخرین از بابر تا جہانگیر	عمر	سوالاً جواباً	۳ر	ترجمہ سیاحت نامہ	عمر
منطق الطیر	۵ر	خلاصہ تاریخ وصاف	۸ر	شعر العجم چہارم	عہ
حل دبیر عجم	۱۰	فرہنگ اخلاق جلالی	۴ر		
ترجمہ سمط الدرر		معنی مطلوب خلاصہ کشف المحجوب	۸ر		
حصہ نثر	عہ ۲ر	ترجمہ رباعیات ابوسعید	۶ر		
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ دوم		ضمیمہ تالیف عجم	۳ر		
سلسلہ کائنات	۱۲ر				

مکمل فہرست کتب مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں

ملک نذیر احمد تاجر کتب مالک تاج بکڈپو کشمیری بازار لاہور

مسلمانوں کی طرف سے احرار کے خلاف نفرت و حقارت کا پرزور اظہار

مجنونانہ بکواس

مولانا حسن دین خاموش اپنے اخبار دلچسپ فتحپور میں تبلیغ کانفرنس مظفر گڑھ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر احرار کی تقریر عجیب و غریب تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تعلیم فضول چیز ہے۔ روپیہ بھی بیکار ہے۔ بس سپاہی بنو۔ اور نکل کھڑے ہو۔ سرمایہ داروں اور دولتمندوں پر لعنت کرو۔ اپنے سے نفرت کرو۔ فرمایا مجھے تو ایک ہزار فرمانبردار سپاہی مل جائیں۔ تو ساری دنیا کو فتح کر دوں۔ جاہل اور گنوار طبقہ آپ کے وعظ سے بہت خوش ہو رہا تھا۔ کہتا تھا۔ کہ دیکھو بہادری اس کو کہتے ہیں۔ لیکن جب مولوی صاحب نے آخر میں فرمایا۔ کہ اعلیحضرت حضور نظام کو القاب سے یاد نہ کرو۔ تو مولانا کے اس مجنونانہ بکواس پر کسی نے توجہ نہ کی۔ اور کسی شخص ان کی ہرزہ سرائی کی تردید پر آمادہ نظر آئے۔ مگر وقت جلسہ کا ختم ہو جانے سے بات یونہی رہ گئی۔ مجھ سے لوگوں نے رائے لی۔ میں نے کہا۔ اس میں تو شک نہیں۔ کہ مولانا مجنون ہیں۔ البتہ اس کا پتہ لگانا ہے۔ کہ جنون اصلی ہے۔ یا کسی خاص مقصد کے ماتحت بناوٹی ہے۔ میں نے تو ساری عمر میں ایسی مجنونانہ تقریر پہلی دفعہ سُنی ہے۔"

احرار کے اخلاق کا دیوالہ

معاصر الامان دہلی لکھتا ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ان جغادری احرار میں سے ایک ہیں جنہیں انکے معتقدین خصوصی "امیر شریعت" کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ مگر احرار کے ان امیر شریعت صاحب کے اخلاق کا جو آج سے دس برس قبل صرف ایک معمولی میلاد خواں تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو سب و شتم کرنا گالیاں دینا انکا مشغلہ۔ تمسخر۔ مذاق یاوہ گوئی بیہودہ تمثیل نگاری آپکی فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ نشان ہیں۔ عام طور پر مشہور ہے۔ کہ جو شخص دلائل و نظائر منطق و فلسفہ میں عاجز آ جائے وہ گالیوں پر اُتر آتا ہے۔ احرار کے امیر شریعت۔ اور سابق ملا میلاد خواں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کا بھی یہی حال ہے۔ سہارنپور احرار کانفرنس میں جن لوگوں نے ان کی تقریر سُنی ہے۔ وہ بخوبی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے میاں سر فضل حسین کو گالیاں دینے کے سوا کوئی دوسرا مشغلہ اختیار نہ کیا۔ دہلی میں حال ہی میں جو تقریر آپ نے کی تھی۔ اس میں بارگاہ رب العزت میں گستاخی۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور سنت نبوی کے استہزاء۔ مسجد شہید گنج کی توہین۔ حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ کی شان میں ہرزہ سرائی۔ جوش ہندو نوازی میں اتحاد کی تلقین کے سوا کچھ اور نہ تھا جس سے آپ کے علم و فضل کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ اور آپ کی امارت کے ڈھونگ کی حقیقت فاش ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اب آپنے احرار کانفرنس امرتسر میں ایک تقریر کی ہے اس تقریر کو اگر "خرافات بخاری" کے نام سے موسوم کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس تقریر کا خلاصہ ترجمان احرار "مجاہد" ۱۷ مئی نے اپنے صفحہ ۴ پر شائع کیا ہے۔ تقریر کے ایک ایک حرف سے جہالت۔ خود پرستی و خود ستائی ٹپکتی ہے بعض جگہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شکست خوردہ سانپ فرط غضب میں اپنا سر زمین پر پٹکتا ہے۔ مولانا ظفر علی خانصاحب۔ مولانا محمد اسحاق صاحب۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کو جگہ جگہ گالیاں سنائی گئی ہیں۔ اور میاں سر فضل حسین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ مجرم نمبر ۱ کعبہ فروش غدار وطن۔ غدار ملت کونسا بیہودہ لفظ ہے۔ جو ان کیلئے استعمال نہ کیا گیا ہو۔ یہ ہے بخاری کا اخلاق یہ ہے سید کہلانیوالے کی کرتوت۔ کیا بخاری صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی طرف وہ اپنا سلسلہ نسب منسوب کرتے ہیں۔ اس گستاخ بت پرست کو بھی کچھ نہ کہا تھا جس نے آپ کی گردن مبارک میں چادر ڈالکر جھٹکے دیئے۔ بخاری صاحب اپنے کو اولاد علی میں شمار کرتے ہیں۔ کیا وہ بھول گئے۔ کہ انکے جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تو ایک دشمن اسلام کو محض اس لئے معاف کر دیا تھا کہ اس نے جناب امیر کے روئے مبارک پر تھوک دیا تھا۔ مگر یہاں تو جن لوگوں کو وہ اپنا مخالف سمجھتے ہیں سب و شتم میں مصروف ہیں وہ سب مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں اور ان میں سے کسی نے بخاری صاحب کے منہ پر تھوکا بھی نہیں۔ مگر بخاری صاحب ہیں کہ اپنے جامہ سے باہر ہیں۔ ہم بخاری صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ کونسا اخلاق ہے۔ کونسا اسلام ہے۔ کونسی سیادت ہے۔ کہ محض سیاسی اختلاف کی بناء پر میاں سر فضل حسین کو غدار ملت

سکرٹریان امور عامہ کی ماہواری رپورٹیں

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ ان کے ماتحت سکرٹریان امور عامہ کی طرف سے ماہوار رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول نہیں ہوتیں۔ جس کی وجہ سے نظارت اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ عہدیداران اپنے فرائض کی ادائیگی میں کما حقہٗ مستعدی سے کام نہیں لے رہے۔ آئندہ کے لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے امید کی جاتی ہے۔ کہ متعلقہ عہدیداران کو رپورٹ ارسال کرنے میں باقاعدگی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائیں گے ہر ماہ کی رپورٹ اس سے اگلے مہینہ کی ۱۰ تاریخ تک آ جانی چاہیئے۔

فرائض سکرٹریان امور عامہ کی مطبوعہ کاپی نظارت ہذا سے مل سکتی ہے۔ جس جماعت میں یہ کاپی نہ ہو طلب کر سکتی ہے۔

احباب جماعت۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و سکرٹریان امور عامہ کو اس امر سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ مقامی معاملات کو حتی الوسع مقامی عہدیداران کے ذریعے طے کیا جانا چاہیئے۔ بوقت ضرورت مقامی عہدیداران مبلغ علاقہ سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے معاملات جو باوجود پوری جد و جہد کے انجام نہ پا سکیں انہیں نظارت ہذا میں مکمل اطلاعات کے ساتھ بھیجا جائے۔ ایسے معاملات جن کے متعلق آخری کارروائی نظارت ہذا سے متعلق ہو تکمیل تحقیقات کے بعد نظارت ہذا میں ارسال کئے جایا کریں تاکہ مزید خط و کتابت کی ضرورت نہ پڑے اور وقت ضائع نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

صداقت (سچائی)

مندرجہ ذیل ادویہ صداقت کا ایک صحیح نمونہ ہیں پچیس سال سے ان ادویہ کا بار بار تجربہ ہو رہا ہے ہزاروں مریض شفایافتہ ہو گئے ہیں۔ یہ ادویہ ۹۰ فیصدی بفضل خدا کامیاب ہیں۔

حیض کی خرابیاں ماہواری خون کی بے قاعدگی جن کو ماہواری خون حیض کم آتا ہو۔ درد سے آتا ہو۔ سیاہ رنگ ملا ہوا آتا ہو۔ بے قاعدہ آتا ہو۔ پھر اس کی وجہ سے سر درد رہتا ہو۔ نیز اس مرض کے ساتھ قبض (پاخانہ کھل کر نہ آنا) کی شکایت ہوا کرتی ہے جب حیض کے دن قریب آتے ہیں۔ تو مریضہ کے لئے ایک مصیبت کے دن آجاتے ہیں۔ بدن جلتا ہے کھجلی ہوتی ہے۔ ایسی مریضہ کو حمل بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور عمر تباہ ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ ہماری تیار کردہ "عورتوں کی ہمدرد گولیاں" ان تمام عوارض کے لئے صحت کا پیغام ہیں۔ ایک شیشی میں ۶۰ گولیاں ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپیہ۔ پرچہ طریقہ استعمال ساتھ ہوگا۔

سیلان الرحم عورتوں کے لئے یہ بھی ایک نامراد مرض ہے۔ رحم سے رطوبت رستی رہتی ہے۔ عورت کمزور ہو جاتی ہے۔ چہرے کا رنگ زرد یا سفید ہو جاتا ہے۔ بعض کے رخساروں پر سیاہی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اور بھی کئی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں "سفوف سیلان الرحم" اس مرض کا بفضل خدا شافی علاج ہے۔ ۴۰ خوراک کی قیمت دو روپے۔ پرچہ طریقہ استعمال ساتھ ہوگا۔

گردہ کا درد اور اس کی پتھری اس مرض کا جب دورہ ہوتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ یہ وقت ایک بڑی مصیبت کا ہوتا ہے۔ ہمارا تیار کردہ "سفوف پتھری توڑ" اس مرض کے لئے انشاء اللہ شافی علاج ہے۔ ۹۰ خوراکوں کی قیمت دو روپے۔ یہ ایک ماہ کیلئے ہے۔ اور اس مرض کا مکمل علاج جس میں ساری پتھری حل ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔

امراض دندان کا مفید علاج۔ "پائی اوریا" اس مرض میں دانتوں کی جڑوں سے پہلے خون نکلتا ہے۔ پھر کچھ مدت کے بعد پیپ بن جاتی ہے۔ یا شروع سے ہی پیپ پڑ جاتی ہے۔ منہ سے بدبو نکلتی ہے۔ یہ مرض سخت خطرناک ہے۔ گویا یہ سل کا بھائی ہے۔ **"دانتوں کو کیڑا لگنا"** اس مرض میں دانت کھایا جاتا ہے۔ اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی دانتوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ ان دونوں مرضوں کے لئے "روغن مفید پائی اوریا" و "پوڈر مفید پائی اوریا" دونوں دوائیں مل کر ایک مکمل اور شافی علاج ہے۔

ذیابیطس یا کثرت پیشاب معہ شکر یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک میں صرف پیشاب کی کثرت ہوتی ہے۔ دوسری قسم میں پیشاب کی کثرت ہوتی ہے۔ اور اس میں شکر حل شدہ خارج ہوتی ہے۔ یہ شکر والا مرض خطرناک ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ "سفوف ذیابیطس نمبر ۵" بفضل خدا ایک عمدہ علاج ہے۔ ۶۰ خوراک جو ایک ماہ کیلئے ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ اس علاج کو کم از کم تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔

جریان اور احتلام سرعت یہ مرض بھی مرد کیلئے ایک خطرناک جان کو گھن لگ جاتا ہے۔ اس میں منی پتلی پڑ جاتی ہے۔ ہمارا تیار کردہ سفوف جریان انشاء اللہ العزیز اس مرض کیلئے بہت مفید ہے۔

بواسیر خونی اس مرض میں کبھی کبھار یا مقررہ دنوں میں خون جاری ہو جاتا ہے۔ اس مرض والے کا عموماً جگر خراب ہوتا ہے۔ جب خون زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔ تو چہرے کا رنگ زرد سفید پڑ جاتا ہے۔ اس مرض کا بفضل خدا شافی علاج "حب مفید البواسیر" ہے۔ اس کے استعمال سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہی گولیاں تین ماہ تک استعمال کی جائیں تو پھر انشاء اللہ اس مرض کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ ۱۲۰ گولیوں کی قیمت دو روپے ہے جو ایک ماہ کیلئے ہے

پرانا ملیریا پرانا بخار جو ملیریائی ہو۔ روزانہ ہو یا تیسرے روز یا چوتھے روز چڑھنے والا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ روز کا وقفہ دیکر چڑھنے والا ان بخاروں کے لئے انشاء اللہ "حب مفید پرانا ملیریا" گولیاں علاج شافی ہے۔ ۶۰ گولیوں کی قیمت دو روپیہ۔ یہ ایک ماہ کے لئے ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے۔ بخار تو انشاء اللہ چند گولیوں سے رک جائیگا مگر علاج ایک ماہ تک ضروری ہے۔ ورنہ بخار پھر عود کر آئیگا۔ یا عود نہ کریگا۔ تو کم از کم کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ جو ایک ماہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ خط وکتابت کے لئے ارکا ٹکٹ ارسال کریں۔

حکیم مولوی نظام الدین۔ ممتاز الاطباء۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

سٹار ہوزری کی جرابوں کے متعلق مبلغ فلسطین کی رائے

میں نے فلسطین میں دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی تیار کردہ جرابیں منگوائی تھیں۔ اکثر احباب جماعت نے ان جرابوں کو خرید کر استعمال کیا۔ اور پسند کیا۔ یہ جرابیں میرے تجربہ میں عمدہ جرابیں ہیں۔ اگرچہ فلسطین میں رسوم چنگی کے باعث یہ گراں نظر آتی ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ جرابیں اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء الجالندھری۔ قادیان ۳۶-۳-۳

دوستوں کے فائدہ کی بات

پھر سہ ماہی رعایت ۲۰ مئی ۳۵ء سے ۵ جون تک جو خطوط ڈاک میں پڑیں گے ان کو یہ سنہری موقع ملے گا۔

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ وشریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک سفلی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپیہ۔ رعایتی ۱۰ روپیہ المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان ؛

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین — اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش بخار نمونیا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد خلیفہ ام نور الدین شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۱ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر عہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ؛ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان ؛

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے ؛

تریاقِ معدہ

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے

درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ سستی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے آجکل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ سفوف جملہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ رعایتی ۸ علاوہ محصول وغیرہ ؛ نظام جان اینڈ سنز

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ رعایتی ایک روپیہ ؛ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان ؛

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت پیلے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضلِ خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ رعایتی ۸ ؛ المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز

تریاقِ گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان۔ جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اسکے لئے ہمارا تیار کردہ تریاقِ گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بفضلِ خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ ؛

المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب مغیث النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ ٹانگوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضلِ خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۱۲ رعایتی عہ ؛

المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اٹھرا یعنی اسقاطِ حمل کا مجرب ترین علاج

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء اور ڈاکٹر اسقاطِ حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہر انسان کو دنیا میں اولاد کی تمنا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک جائز اور قدرتی خواہش ہے۔ پروردگارِ عالم نے ہر مرض کے لئے معالجات رکھے ہیں۔ ہم دعوے اور یقین کی بناء پر بانگِ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب حکیم حافظ حاجی مولانا نور الدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور حکیم الامت محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔

ہمارے علاج سے ہزار ہا مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی۔ اور ہم اسے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے کریڈٹ (Credit) سمجھتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے ؎

مشک آنست کہ خود ببوید

قیمت فی تولہ عہ۔ گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے لعٖہ روپے

(علاوہ محصولڈاک)

سُرمہ نور افزا (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض دھند۔ غبار۔ جالا گکرے۔ پھولا۔ خارشِ چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے جو لوگ کثرتِ مطالعہ اور باریک بینی سے قوتِ بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سُرمہ جملہ شکایاتِ چشم دور کر کے آئندہ آنے والے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے۔ جن کی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سُرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کر لیں۔ اس بے نظیر سُرمہ کے استعمال کے بعد انشاء اللہ آپ کو پھر کسی اور سُرمہ کی تلاش نہ رہے گی۔ قیمت فی تولہ عگار علاوہ محصولڈاک ٭

طاقت کی بے نظیر گولیاں "حبِّ رحمانی" (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عجائباتِ طب سے ہیں۔ اور اپنے انوکھے انداز برقی اثر رکھتی ہیں۔ طالبانِ صحت و تندرستی کے لئے ان کا استعمال از حد ضروری اور لابدی ہے "حبِ رحمانی" کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ فولاد۔ موتی۔ زعفران جدوار اور مشک سے مرکب ہے۔ قوت کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حبِّ رحمانی ہی ساتھ دے گی حرارتِ غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوریٔ دل نے نیم جان بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص حبِ رحمانی ہی مفید ہو گی غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر از سر نو تازگی پیدا کر دے گی۔ ان گولیوں کے فوائد عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ صرف اس قدر بس ہے۔ کہ یہ بے نظیر اور نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کے لئے آبحیات سے بڑھکر زندگی بخش ہے۔ قیمت "حبِ رحمانی" ایک ماہ چھ روپیہ (علاوہ محصولڈاک)

حبِّ راحت

عورتوں کی بیماری

یہ بات درست ہے۔ کہ جب تک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں۔ اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی تھوڑا یا زیادہ آتا ہے۔ جی متلانا تمام بدن میں تکلیف ہونا سر چکرانا پھوڑے پھنسی۔ خرابیٔ خون حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہوگی۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک۔

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو یہ دوائی خدا کی نعمت ہمارے دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ ہو گی۔ یہ عجیب علاج ہے۔ جس کو مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ اعظم طبیب شاہی کے خاص مجرب و آزمودہ اور عطا کردہ نسخہ سے تیار کیا۔ جو گذشتہ پچیس برس سے ہمارے دواخانہ سے لوگوں کے زیر استعمال ہے۔ اور صدہا اشخاص نے اس دوا سے فائدہ اٹھا کر اور بامراد ہونے کے بعد خود بخود شکریات روانہ کیں۔ قیمت مکمل خوراک علاوہ محصولڈاک صرف ۶ روپے ۸ آنے

تازہ شہادت

حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے اس کے علاوہ چونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے۔ اور میں نے باوجود لائق اطبا سے علم طب حاصل کرنے کے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب رضی اللہ عنہ سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ میں اب ان کے بچوں کی بہتری کے لئے انکی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی و نگرانی اپنے ذمہ لوں۔ میں نے ان کی وفات کے بعد معاً اس کا اعلان کر دیا تھا۔ اب دوبارہ اس کا اعادہ کر کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت باہر بھیجی جاتی تھیں۔ یا جنکا اشتہار میں ذکر ہوتا تھا۔ وہ سب اسی احتیاط سے اب بھی ان کے دواخانہ میں تیار کی جاتی ہیں۔ لہٰذا احباب کو بوقت ضرورت ان کے دواخانہ کا اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے اعتماد کو صحیح پائیں گے ٭

محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ (نوٹ) اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں ٭

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

ایکروپیہ میں ایکہزار اشتہار چھپواؤ

جو پنجاب بھر میں سب سے سستی واعلیٰ چھپوائی کا کام کرنے والی واحد فرم ہے۔ نرخ چھپوائی

اردو اشتہارات معہ قیمت اعلیٰ رنگین کاغذ

سائز اشتہار	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
½۴ × ۵½"	۱—۰—۰	۲—۰—۵	۳—۰—۰
۸ × ۵½"	۲—۰—۰	۳—۸—۰	۵—۰—۰
۸ × ۱۰"	۳—۱—۸	۵—۰—۰	۵—۸—۰
۱۰ × ۱۶"	۵—۰—۰	۷—۸—۰	

زیادہ کام کے لئے علیحدہ علیحدہ نرخ۔ نرخ ہر صورت میں دوسرے پریسوں سے کم۔ نصف قیمت پیشگی لازمی نمونے مفت طلب کریں انگریزی ہندی گورمکھی کے علیحدہ نرخ۔ کمرشل سنڈیکیٹ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگاکر پچاس روپیہ ماہوار

منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ جو بے پناہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے کثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہر آفاق آہنی رہٹ۔ عمدہ چھتر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام۔ دھن۔ بیجے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا صحیح پتہ ہے

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطبا طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور امعا کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں ازبس مفید ہیں۔ فی شیشی للعہ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر البسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹرہ شیر سنگھ کھنہ امرتسر

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہنچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو۔ اگر جج یا بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن۔ غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہنچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپیہ

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بصد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہوگئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت

تریاق جریان دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ کھڑے ہونے سے آنکھوں میں اندھیرا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد پنڈلیوں کا۔ غرض تمام اعصابی کمزوری اور تمام شکایات کو دور کر کے انسان کو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ مجرب دوا ہے۔ یہ وہ دوا ہے جس کا ہزارہا مریض تجربہ کر چکے ہیں کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ قیمت ... ایک روپیہ ... فہرست ادویات مفت منگوائیے ... کیا انگریزی ... اشتہار کی ...

حکیم مولوی عبد الثابت ... محمود گڑھ ...

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی وغیرہ میں ہر جگہ ہے۔ بجلی کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ **سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ** ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔

پراسپکٹس مفت۔

مینیجر

ایک حساب دان زندگی وقف کنندہ کی ضرورت

تحریک جدید کے ماتحت ایک ایسے زندگی وقف کنندہ کی ضرورت ہے۔ جو اکاؤنٹس کے کام سے واقف ہوں۔ کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند ہوں۔ ٹائپ جاننے والے اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ دوست بہت جلد اپنی اپنی درخواست انچارج تحریک جدید قادیان کے نام اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی اس تصدیق کے ساتھ کہ درخواست کنندہ اس کام کے اہل ہیں۔ مخلص اور امین ہیں۔ ارسال کر دیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی قوم اعوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جس کی ایک مربعہ اراضی ضلع ملتان میں ہے۔ اور علاوہ اس کے ضلع سیالکوٹ میں بھی مالک ہیں۔ عمر ۲۵/۲۶ سال خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈ۔ امیر المجاہدین دار التبلیغ مکیریاں ضلع ہوشیارپور

حفاظت جان اور مال

کیلئے یا سیر و شکار کی خاطر یا تقریبات شادی وغیرہ میں نمائش کی غرض سے آپ عمدہ اور ارزاں ہتھیار خریدنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نوٹ کر لیجئے کہ ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ خدمتگذار کارخانہ پائنیر آرمس کمپنی کشمیری دروازہ نزد تھانہ پولیس دہلی ہے۔ جہاں نئی اور پرانی بندوقیں۔ رائفلیں تلواریں۔ ہوائی بندوقیں۔ کارتوس و تمام ضروری متعلقہ سامان شکار۔ حفاظت۔ نمائش کثیر تعداد میں موجود رہتا ہے۔ اور بالکل واجبی قیمتوں پر نہ صرف ہندوستان کے ہر گوشہ میں بھیجا جاتا ہے۔ بلکہ ملک بر ملک یہ کارخانہ سپلائی کرتا ہے۔ جو اس کے مال کی عمدگی اور ارزانی اور خوش معاملگی کا زندہ ثبوت ہے۔ ہتھیاروں کا تبادلہ۔ رنگ و روغن مرمت وغیرہ کا بھی مکمل انتظام ہے۔ لائسنس کے حصول کے لئے پوری امداد دی جاتی ہے۔ قواعد و ضوابط اسلحہ سے آگاہی کرائی جاتی ہے۔ یہ کارخانہ زیر نگرانی رفیق المسلمین خان بہادر حاجی وجیہہ الدین صاحب ممبر برٹش امپائر چیمبر سیکرٹری ایڈز الجیمن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نہایت کامیابی کے ساتھ تجارتی اصول پر جاری ہے۔ جس کو اعلیٰ حکام والیان ریاست و روساء عظام کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے دوکان پر تشریف لائیے۔ یا بذریعہ خط و کتابت اپنی ضروریات سے مطلع کیجئے۔

المشتہر:۔ **مینیجر پائنیر آرمس کمپنی کشمیری دروازہ نمبر ۶۲۳ دہلی**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۹ مئی۔ خان بہادر میاں عبدالعزیز صاحب قائم مقام فنانشل کمشنر پنجاب اور رائے بہادر لالہ ارجن داس ڈپٹی کمشنر امرتسر ملازمت سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ مسٹر شری نواس ڈپٹی کمشنر گورداسپور جو میلہ کور وکشیتر میں سپیشل ڈیوٹی پر تعینات کئے گئے تھے میلہ کے اختتام پر ایک لمبی رخصت پر جا رہے ہیں۔

امرتسر ۱۹ مئی۔ مجلس اتحاد ملت ہاتھی گیٹ کے زیر اہتمام نیلی پوشوں کا روزانہ جلوس ہر شب نکلتا ہے جو احرار کے خلاف اور اتحاد ملت کے حق میں نعرے لگاتا ہوا ہال بازار کٹڑہ شیر سنگھ لوہگڑھ اور ہاتھی دروازہ کے بازاروں کا چکر کاٹتا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ ایسٹ بورن میں بجلی گرنے سے گرین ہوٹل کی چھت میں آگ لگ گئی۔ مگر کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔

بہاولپور ۱۹ مئی۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ بہاولپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایکسپریس ٹرین کے ایک ڈبہ کو آگ لگ گئی جس سے تمام ٹرین جل گئی۔

لاہور ۱۹ مئی آج صبح لاہور میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔ جب کہ تلوار سے مسلح ایک مسلمان نوجوان نے گوردوارہ شہید گنج میں داخل ہو کر سکھوں پر تلوار کے وار شروع کر دیئے۔ سکھ سراسیمہ ہو کر وہاں سے بھاگے تین سکھوں کے زخمی ہونے پر جب گوردوارہ میں موجود سکھوں کو معلوم ہوا۔ کہ حملہ آور تنہا ہے۔ تو انہوں نے اس پر اینٹوں کی بارش شروع کر دی سر میں ایک اینٹ لگنے سے حملہ آور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ کی خبر سنتے ہی لوگ جوق در جوق مسجد شہید گنج کے سامنے جمع ہونے شروع ہو گئے پولیس کے تمام بڑے بڑے افسر موقعہ پر پہنچ گئے اور مجمع کو منتشر کر دیا گیا۔ اور متعدد مقامات پر کافی تعداد متعین کر دی گئی ہے۔

امرتسر ۱۹ مئی۔ ڈاکٹر محمد دین تاثیر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ایم اے او کالج امرتسر کے پرنسپل مقرر ہو گئے ہیں۔

شملہ ۱۹ مئی۔ ایلی ڈرانگ کورہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی کے دوران میں ۵ آدمی ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔

لاہور ۱۹ مئی۔ مجلس اتحاد ملت نے آئندہ انتخابات میں اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

جبوتی ۱۹ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۰۰ یورپین حبشہ سے نکال دیئے جائیں گے

لنڈن ۱۹ مئی۔ کل دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی کی یہ خواہش کہ انہیں نیمیئر کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کی اجازت دی جائے وزیر ہند تک پہنچا دی گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جب رپورٹ شائع ہوئی۔ اسمبلی کا اجلاس ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ بات ناممکن العمل ہے کہ اسمبلی کو رپورٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے۔

بمبئی ۱۹ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ وہ اپنے اختلافات کو مٹا کر اپنی تمام توجہ ملک کی سیاسی آزادی حاصل کرنے میں صرف کریں

لنڈن ۱۹ مئی۔ مسٹر جے۔ ایچ تھامس وزیر نوآبادیات نے کل دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فلسطین کے فسادات کے اسباب اور یہودیوں اور عربوں کی شکایات کی تحقیق کرنے کے لئے ایک شاہی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔

لاہور ۲۰ مئی مسمی حسن محمد کو جسے فسادات لاہور کے ایام میں ایک سکھ کو قتل کرنے کے الزام میں سیشن کورٹ سے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت عالیہ سے اپیل کی نامنظوری کے بعد درخواست رحم بھی مسترد کر دی گئی تھی۔ آج سنٹرل جیل میں پھانسی دے دی جائے گی۔

انگورہ ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ کے پانچ لاکھ سپاہی بالکل تیار ہیں۔ اور احکام کے منتظر ہیں۔ اگر درہ دانیال کے استحکامات کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو ترک معاہدہ کے پرزے اڑاتے ہوئے درہ دانیال پر قلعہ بندی کریں گے۔ ترکی وزیر خارجہ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ ترک جنگ کے خواہاں نہیں۔ لیکن قومی اور ملکی دفاع کے لئے وہ ہر وقت سرگرم ہیں۔

حیفا ۱۹ مئی۔ کل سے حیفا، بیت المقدس اور یافا میں پندرہ دکانیں تیل ڈال کر جلائی جا چکی ہیں۔ ملک میں حد درجہ سراسیمگی پھیل رہی ہے

کلکتہ ۱۹ مئی۔ اخبار "امرت بازار پتریکا" لکھتا ہے۔ کہ پونا میں سخت گرمی کی وجہ سے مسٹر سوبھاش چندر بوس کو زیر نگرانی پولیس بنگال لایا جا رہا ہے۔ اور انہیں دارجیلنگ سے چند میل آگے کرسیانگ کے صحت افزا مقام پر نظر بند رکھا جائے گا۔

بیت المقدس ۱۹ مئی۔ کل اور پرسوں دو دنوں کے اندر ۱۲ عرب طلبا اور ۹ یہودیوں کو نقض امن کے سلسلہ میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ ادیس آبابا کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جب سے اطالویوں نے ادیس آبابا پر قبضہ کیا ہے۔ تقریباً ۵۰ حبشیوں کو لوٹ مار کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور انہیں سزائے موت یوں دی جاتی ہے۔ کہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس حبشیوں کو ایک صف میں کھڑا کر کے بیک وقت کئی مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کر دی جاتی ہے۔

ادیس آبابا ۱۹ مئی گذشتہ شب ۵۰ حبشیوں کو لوٹ مار کے الزام میں گولی سے اڑایا جا چکا ہے۔

روما ۱۹ مئی۔ ادیس آبابا کا ایک برقیہ مظہر ہے کہ ایک اور حبشی کمانڈر نے جس کے ساتھ صرف ۴۰۰ سپاہی تھے۔ مارشل بڈوگلیو کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی سر جارج کننگھم سابق ہوم ممبر گورنمنٹ صوبہ سرحد کی نہایت اعلیٰ سیاسی خدمات کے نتیجہ میں سرکاری دائرہ کا خیال ہے۔ کہ صوبہ مذکور کی آئندہ گورنری کے لئے ان کا تقرر نہایت موزوں اور مناسب ہے

لنڈن ۱۹ مئی۔ دارالعوام میں ایک استفسار کے جواب میں نائب وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ ہندوستان سے آنے والی خبروں پر انڈین ٹیلی گراف ایکٹ کے قواعد کی پابندیوں کے سوا اور کسی قسم کا سنسر نہیں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ حکومت ہند کی ہدایات یہ ہیں کہ مشہور خبر رساں ایجنسیوں اور غیر ملکی موقر جرائد کے سلسلہ میں وہ اختیارات بھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ جو محکمہ ٹیلی گراف کو خاص طور پر حاصل ہیں۔

کلکتہ ۱۹ مئی۔ ایک ہفتہ وار اردو اخبار کے ایڈیٹر مسٹر محمد جعفری کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے پریس ایکٹ کے ماتحت ایک قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کے الزام میں چار ماہ قید اور ۲ سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ قید مزید کی سزا دی گئی۔

داتیا (گوالیار) ۱۹ مئی داتیا میں ایک آتشبازی کی دوکان میں بارود کو آگ لگ جانے سے کئی عمارتیں یک لخت اڑ گئیں اور سات جانیں تلف ہو گئیں۔

امرتسر ۱۹ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے ۶ پائی۔ اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے فوجی مصارف کے بل پر جس میں ۷ ۲۴۵۰۰۰۰ ڈالر کی منظوری دی گئی ہے۔ دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۹ مئی۔ گونڈہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مشہور ڈاکو سیتا جو گزشتہ سال گولی کا نشانہ بن گیا تھا۔ اس کے کچھ ساتھی بندوقوں سے مسلح ہو کر تراب گنج کے ریونیو افسر کے مکان میں گھس آئے۔ اور انہیں گولی سے ہلاک کر دیا۔

امرتسر ۱۹ مئی۔ چوہدری افضل حق صدر احرار کانفرنس امرتسر ہر کول تاد بیٹھنے کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب ساٹھ نیلی پوش اصحاب کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ کل دارالعوام میں مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے اٹلی کے ان الزامات کے جواب میں پر زور اور مبسوط تقریر کی جن میں کہا گیا ہے کہ برطانوی فرموں نے حبشی افواج کو آتشیں گولیاں مہیا کی تھیں

۱۔ بیٹی ریپیر شاپ سٹورز برانچ میں ٹریڈ اپرنٹسز کی اسامی کے لئے درخواستیں درکار ہیں۔

۲۔ صرف دس اپرنٹس بھرتی کئے جائیں گے۔ جن میں سے ۸ اسامیاں اقلیتوں کے لئے مندرجہ ذیل طریق پر بشرطیکہ سیلیکشن بورڈ کے خیال میں بھرتی ہونے والے قابل ہوں مخصوص کی جائیں گی۔

مسلمان - - - - - - - ۶

دوسری اقلیتیں مثلاً سکھ ہندوستانی عیسائی۔ پارسی - - - ۱

اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین - - - - ۱

جو شخص کم سے کم شرائط کو پورا نہیں کریں گے۔ ان کی درخواستوں پر ہرگز غور نہیں کیا جائے گا

۳۔ داخلہ کے لئے کم سے کم تعلیمی شرط اپر پرائمری ہے۔ سکول یا اس ادارہ کے ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے جہاں درخواست کنندہ نے تعلیم حاصل کی ہو۔ عمر اور تعلیمی معیار کے متعلق اصلی سرٹیفکیٹ درخواستوں کے ساتھ آنے چاہئیں۔

۴۔ وہ امیدوار جنکی عمر یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو پندرہ سال سے کم اور اٹھارہ سال سے زیادہ ہوگی وہ ملازمت میں نہیں لئے جائینگے

۵۔ انتخاب ۱۰ جون کو ۱۰ بجے قبل دوپہر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ کے دفتر میں ایک سیلیکشن بورڈ کریگا۔

۶۔ کامیاب امیدواروں کو ان کے پانچسالہ زمانہ اپرنٹس شپ کے دوران میں حسب ذیل شرحوں پر وظائف دیئے جائیں گے:-

	پائی		آنے	
پہلا سال	۶	—	۴	یومیہ
دوسرا سال	۰	—	۷	"
تیسرا سال	۶	—	۹	"
چوتھا سال	۶	—	۱۱	"
پانچواں سال	۶	—	۱۳	"

۷۔ درخواستوں کا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے آنا ضروری ہے۔ اس کے بعد آنے والی کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۸۔ منتخب شدہ امیدواروں کو ملازمت سے پہلے مجوزہ میڈیکل امتحان میں پاس ہونا ضروری ہوگا۔

ایجنٹ

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی